کذب-جواز وعدم جواز کی مختلف صورتیں

*ڈاکٹر زاہدہ شبنم

Lying is a vice which is severely decried in the Quran and Hadith and the liar is condemned. Lying is a curse and the one who adopts it is unreliable, condemned and ends up us a resident of hellfire. For the liar, is a humiliating punishment in this world and the hereafter. Some liars will have to eat from the horrid Tree of Zaqoum in hell fire. The liars are cursed by Allah, their leadership is unaccepted and for them is punishment and wrath in both this world and the hereafter. A man came to the Prophet, peace be upon him, and complained of his degenerate character. The Prophet, peace be upon him, temporarily allowed him all other bad deeds but strictly prohibited lying. Similarly, the Prophet, peace be upon him, was asked about certain traits and whether they could exist in a Monin. He said that a Momin could be a miser or a coward but not a liar. Sadly, lying has become a necessary character trait of every individual. Trade, job, legal and social dealings, matters of law and court and even religious dealings such as collecting alms are all based on lying. Because of the presence of this evil trait in us, instead of reaching new heights, we are facing decline and downfall as a nation. It is not only the Pakistani community who is involved in this curse; the entire human kind has resorted to lying to achieve their mistaken notions of temporary, transient worldly success. In this paper, the meaning and import of lying, its reasons, consequences and various forms of its purpose and lack of purpose will be explored in the light of the Quran and Hadith.

معنیٰ ومفہوم:

''نقیض الصدق'' کوکذب کہتے ہیں [۱] جو باب ضرب سے مصدر ہے اس کے کئی اور مصادر بھی آتے ہیں۔ جومختلف مقامات میں مختلف مواقع پر استعمال ہوئے ہیں مثلاً کذب، کذبۃ، کذبۃ، کذاب، کذاب [۲]۔ ان سب کا معنیٰ جھوٹ بولنا، جان بوجھ کر غلط خبر دینا [۳] غلطی کرنا [۴]۔ حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے جھوٹی صناعی اور کاریگری بھی کذب کہلاتی ہے [۵]، میدان جنگ میں کمزوری دکھانا اور بہادری سے نہ لڑنا چونکہ

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

صدق کی ضد ہے لہٰذا اسے کذب سے تعبیر کرنا درست ہے[6]۔ابن منظور الافریقی نے زہیر کا یہ شعر استشہاد کے طور پر پیش کیا ہے:

والتکذیب فی القتال ضد الصدق فیه　　یقال صدق القتال اذا بذل فیه الجد

خلاف واقعہ کسی بھی قول،فعل،عزم،نتیجہ وانجام وغیرہ کے لئے کذب،استعمال کیا جاتا ہے[7]۔جیسے حدیث میں اس شخص کا واقعہ ہے جس کے پیٹ میں درد ہونے کی وجہ سے اسے بارگاہ رسالت سے شہد تجویز ہونے پر پلایا گیا لیکن دو مرتبہ پینے پر افاقہ نہ ہوا،جبکہ قرآن میں شہد کو شفا کہا گیا ہے[8]۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں مرتبہ ((صدق الله و کذب بطن اخیه)) کے الفاظ ارشاد فرمائے[9]۔اسی طرح جو خواب پورا نہ ہوا سے 'رویا کذوب' کہا جاتا ہے[10]۔'کذبت العین' سے مراد نظر کا دھوکہ ہے اور 'کذب السیر' چلنے میں کوشش وسعی نہ کرنا ہے[11]۔ کاذب اسی سے اسم فاعل ہے جو جھوٹے شخص[12] اور 'مسترد کردہ' (Rejected) کو کہتے ہیں[13]۔جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿**لیس لو قعتها کاذبة**﴾[14]

اس آیت کا مطلب ابن منظور الافریقی نے''**لیس لها مردود**''کیا ہے[15]۔امام قرطبی نے زجاج کے حوالے سے اس کا یہ معنی بھی لکھا ہے[16]''تکذب علیہ'' کا معنیٰ''**زعمنوا انه کاذب**'' ہے[17]۔'کذاب' ''بہت سخت جھوٹا''،مبالغے کا صیغہ ہے،حدیث میں تیس کذّابوں کا تذکرہ ہے جو نبوت کے جھوٹے داعی ہوں گے[18]۔جبکہ 'کاف' کے کسرہ کے ساتھ،یعنی کذاب بطور مصدر[19]،جھوٹ کے لئے قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے:

﴿**لا یسمعون فیها لغوا ولا کذابا**﴾[20]

ایسا شخص جو سوئے ہوئے کی طرح ساکت وجامد ہو کر چیخ وپکار کر رہا ہو اسے 'کاذب' کہا جاتا ہے، ابوعمرو اس کے بارے میں 'قداکذب' کے الفاظ بولتے ہیں[21] کیونکہ اس کو دیکھ کر سوئے ہوئے شخص کا گمان ہوتا ہے گویا یہ نظر کا دھوکہ ہے علاوہ ازیں''**کذب البرق**'' بجلی کا بند ہونا،''**کذب الظن**''،خیال کا غلط ثابت ہونا،'**کذب الرجاء**' جھوٹی امید،'**کذب الطمع** ' جھوٹی طمع ولالچ ہونا،'**کذب الرائی** ' خلاف واقعہ کا وہم ہونا وغیرہ وغیرہ بھی استعمال کئے جاتے ہیں[22]۔

جھوٹ کا حکم:

جھوٹ ایک ایسی منکر ہے جس کی قرآن وسنت میں بے حد مذمت کی گئی ہے اور جھوٹے شخص پر شدید

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ملامت کی گئی ہے۔جھوٹ ایک ایسی لعنت ہے کہ جسے اختیار کرنے والا نہایت بے اعتبار،ملعون ۲۳؎ اور جہنمی ۲۴؎ قرار پاتا ہے۔دنیاوآخرت میں کاذب کے لئے رسواکن عذاب ہے ۲۵؎۔آخرت میں بعض جھوٹوں کے لئے شجر زقوّم ،کا کھانا ہوگا ۲۶؎۔جھوٹے افراد اس قابل نہیں ہیں کہ ان کی قیادت کوتسلیم کیا جائے ۲۷؎۔'مکذبین' کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے،اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کو بُرے لوگ قرار دیا ہے ۲۸؎۔ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اوراس نے اپنے اخلاق رذیلہ کا تذکرہ اور ساتھ ہی ان سے باز آنے میں معذوری کا اظہار کیا،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مصلحتی ووقتی طور پر سب کی اجازت دے کر جھوٹ کی ہرصورت میں ممانعت فرمادی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض برائیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا یہ مومن میں ہوسکتی ہیں؟تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:ہاں یہ مومن میں ہوسکتی ہیں لیکن جھوٹ نہیں ہوسکتا ۲۹؎۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جھوٹ سے بڑھ کر خلق رذیل کسی کو نہ سمجھتے تھے، کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے بشری تقاضوں کے تحت کبھی کوئی اس قبیل کی معمولی فروگذاشت ہوجاتی تو وہ پریشان ہوجاتے اوران کی پریشانی کاتسلسل تب تک رہتا جب تک انہیں یقین نہ ہوجاتا کہ ان کی توبہ قبول ہوچکی ہے ۳۰؎۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی کا بدلہ دینے کا حکم دیا تاکہ محسن کا شکریہ ادا ہوسکے ورنہ صرف تذکاراحسان کردیا جائے تاکہ تحدیث نعمت ہوسکے،لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم احسان کواحسان بنا کرپیش کرنے کو جھوٹ قرار دیا اوراسکی مذمت کی ہے ۳۱؎۔اس کے بارے میں فقہاء میں اختلاف ہے کہ کذب قبیح لعنیہ ہے یا قبیح لغیرہ۔جھوٹ ایک ایسی لعنت ہے جوانسان کو فجورتک لے جاتی ہے اور فجور دوزخ تک پہنچا دیتی ہے ۳۲؎۔بار بار جھوٹ بولنے پرآدمی عادی جھوٹا ہوجاتا ہے حتی کہ اسے 'کذاب' لکھ دیا

جاتا ہے ۳۳؎۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((لایزال العبد یکذب وتنکت فی قلبه نکتة سوداء حتی یسود قلبه ،فیکتب عندالله من الکذبین)) ۳۴؎

''آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہےاوراس کے دل پرسیاہ نکتہ لگتا جاتا ہےتا آنکہ اس کا سارا دل سیاہ ہوجاتا ہےاورتب وہ اللہ کے ہاں کاذبین کے گروہ کارکن بنادیا جاتا''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کذب بیانی کونفاق کی علامات میں شمار کیا ہے ۳۵؎۔جھوٹا شخص جب جھوٹ بولتا ہےتو اس کے منہ سے اتنی بدبوآتی ہے کہ فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے ۳۶؎۔جھوٹوں کے ساتھ زندگی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

گزارنا، ان کے ساتھ دوستی کرنا اور کذابین کی صحبت میں بیٹھنا بھی ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے بصیغۂ امر مومنین کو صادقین کی معیت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے ۳۷ اور یہ حکم 'تقویٰ اللہ' اختیار کرنے کے حکم کے معاً بعد ہے، اور اس پہلے اہل ایمان کو ان کی صفت ایمان کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے:

﴿یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصدقین﴾ ۳۸

''ایمان والو! تم مومن ہو تو یہ دو باتیں عمل کے لئے اختیار کرلو ایک اللہ کا تقویٰ اور دوسرا سچوں کے ساتھی بن جاؤ''

مطلب یہ ہے کہ تمہارا ایمان جھوٹوں کی صحبت و معیت اختیار کرنے میں رکاوٹ بن جانا چاہیے، اگرچہ کاذبین کی دوستی حرام نہیں لیکن تقویٰ کے خلاف ہے، لہٰذا مومنوں کو صادقین کی جماعت کی، ذاتی اور دوستانہ معیت ہی اختیار کرنا ہوگی تا کہ ان کے لوجہ اللہ متقی ہونے پر کوئی رشتہ، دوستی، تعلق خاطر منفی اثر اندازی نہ کرے۔ بعض نے اس سے مراد اقوال، افعال اور احوال تینوں طرح کی صداقت مراد ہے۔ ۳۹ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کی مذمت اور سزا میں احادیث تخریج کرنے کے لئے ان کا عنوان اسی آیت پر مشتمل الفاظ کے ساتھ مقرر کیے ہیں ۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹوں کی سزا کے بارے میں اپنا حقیقی مشاہدہ ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کی جس شخص کے جبڑے چیرے جا رہے تھے وہ کذاب تھا ۴۱۔ اسی مضمون پر مشتمل ایک دوسری حدیث میں یہ صراحت موجود ہے کہ وہ شخص اس طرح جھوٹی باتیں اڑاتا تھا کہ دنیا کے تمام گوشوں میں پھیل جاتی تھیں، روز قیامت تک اس سے یہی عمل دہرایا جاتا رہے گا ۴۲۔

جھوٹ کے اسباب:

جھوٹ اکثر و بیشتر کسی سبب سے بولا جاتا ہے، مثلاً چور سے جب چوری کے بارے میں تفتیش کی جائے تو وہ چوری کے عمل سے انکار کر دے گا اور جھوٹ بولے گا کہ اس نے چوری نہیں کی۔ اس کے اس جھوٹ کے اسباب درج ذیل ہی ہو سکتے ہیں۔

(الف) اسے سزا کا ڈر ہے لہٰذا وہ اپنی چوری سے پریشان اور نادم ہونے کے باوجود اپنے اس فعل پر پردہ ڈالے گا اور صاف انکار کر دے گا، تا کہ سزا سے بچ سکے، گویا اسے دفع ضرر کے مفاد نے ''اقرار علی نفسہ'' نہیں کرنے دیا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(ب) اسے اپنے چوری شدہ مال پر جو حقِ تصرف حاصل ہوا وہ اسے زائل نہیں کرنا چاہتا لہٰذا جلبِ منفعت کے ذاتی اور وقتی مفاد نے اسے جھوٹ بولنے پر آمادہ کیا۔

(ج) اسے معاشرے (اپنے گھر یا گھر سے باہر) میں ایک مقام حاصل ہے، جو چوری کے عمل سے یک دم اس سے چھن جائے گا، اور وہ اس مقام کے چھن جانے کے خوف نے جھوٹ بولنے پر آمادہ کیا۔

جھوٹ کے درج ذیل تیرہ اسباب پیش کئے جاتے ہیں جو جھوٹ بولنے والوں کے حالات کا بغور مشاہدہ کرنے پر سامنے آئے، ممکن ہے کوئی اس میں اضافہ کر سکے اس لئے اس عدد کو حتمی عدد نہیں سمجھنا چاہیے لیکن مشاہداتی و تحقیقی تجزیہ سے یہی اسباب مطالعاتی حاصلات کے طور پر متعین ہو سکے۔

۱۔تکبر، انانیت اور ضد:

اپنے بڑے پن کے زعم، خود پرستی، ضد اور ہٹ دھرمی بھی اسباب کذب میں اہم ترین ہے جو بڑے بڑے تکاذیب یعنی تکذیب الہٰ، تکذیب انبیاء و رسل، تکذیب نعم اور تکذیب آیات کے بنیادی اسباب میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابو جہل کے بزعم خویش میں بڑے پن اور خودساز عزت و مرتبت کو ناصیة کاذبة ۴۳؎ کہہ کر اس کے تکبر کے کذب کو واضح کیا ہے اور اس کی انانیت کے کذب کو طشت از بام کر دیا، قریش مکہ نے اسلام کے پیش کردہ حقائق کی نفی کی اور یہ محض تکبر، انانیت، ضد اور آباء پرستی کا نتیجہ تھا۔

۲۔آباء پرستی:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شہادت زور کی ممانعت فرمائی ہے ۴۴؎۔ اور قولِ زور سے اجتناب کا حکم اسی پیرائے میں کیا ہے جس پیرائے میں اسی آیت کریمہ میں اوثان کی ناپاکی سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ۴۵؎۔ چونکہ شہادتِ زور اور قولِ زور کا ایک سبب والدین اور بزرگانِ کنبہ بھی ہوتے ہیں، اس لئے اس میں اللہ نے بطور خاص تذکرہ فرمایا ہے اور عدل و انصاف کی راہ میں والدین، اقرباء حتی کہ اپنے نفس کو رکاوٹ بنانے سے روک دیا ۴۶؎، جو اس بات کی واضح شہادت ہے کہ آباء پرستی بھی جھوٹ کی وجوہ اساسی میں سے ہے۔

۳۔مفاد وارتقاء:

ذاتی مفاد کے حصول اور ارتقاء کی خواہش بھی انسان کو جھوٹ بولنے، جھوٹا کردار ادا کرنے اور اخلاق کاذبہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ مسیلمہ کذاب کہ جو تیس بڑے کذابین میں سے ہے، کے کذب و دجل کی بنیاد ذاتی مفاد اور ارتقاء کی خواہش ہی بنی، چنانچہ حدیث مبارک میں ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت کا مطالبہ کیا تھا۔جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور نہ فرمایا تو اس نے کذب بیانی کی اور تکذیب حق کا ردعمل ظاہر کیا ۴۷۔اسی طرح افواہ سازی کے اسباب میں سے بھی ایک سبب مفاداتِ ذاتیہ ہوتے ہیں جیسے بعض اوقات میڈیا کے ذریعے کسی معاملے میں سنسنی خیزی پھیلا دی جاتی ہے کسی مقصد کے حصول کے لئے گذشتہ سالوں میں برڈ فلو کا ہوا اٹھایا گیا اور اس کے نام پر مرغی کے سستے اور مقبول عام گوشت کی فروخت نہایت نچلی سطح پر پہنچ گئی اور اس کے دو اسباب کو عوام میں شہرت دی گئی۔

(الف)امریکی جنرل کی پولٹری فیڈ ز کی فیکٹری کے منافع جات کو بڑھانا......اور

(ب)بھارت سے مضر صحت گائے کے گوشت (Beef) کی درآمد و فروخت میں سہولت پیدا کر کے اس کاروبار کے مالکوں کے مفادات کی حفاظت کرنا۔

اب معاملہ یہ ہے کہ یا تو برڈ فلو محض افواہ تھی تا کہ اوپر مذکورہ دونوں مفادات کے حصول میں مشکل نہ ہو۔ورنہ برڈ فلو حقیقت تھی اور مذکورہ بالا مفادات محض افواہ تھے تا کہ برڈ فلو سے متاثرہ کاروباری افراد کے مفادات کا تحفظ کیا جا سکے۔

اسی طرح دفاتر اور اداروں میں افراد اپنے حاکموں سے جھوٹ بولتے ہیں،تا کہ ذاتی ارتقاء کے لئے ماحول کی مطابقت قائم ہو سکے۔

۴۔شہرت و جاہ پرستی اور اذیت دہی:

کسی عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ دوسروں کے سامنے اپنے شوہر کے ایسے تحائف کا تذکرہ کر سکتی ہے جن کا وجود ہی نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور)) ۴۸

معدوم کے وجود کا اظہار کرنا اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ جیسے جھوٹ کے دو کپڑے پہنے ہوں،اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں نہ صرف جھوٹ ہے بلکہ ایسے جھوٹ میں ریاکاری اور کسی دوسرے کو اذیت دینا بھی مقصود ہوتا ہے لہٰذا اسے دو جھوٹوں کے برابر قرار دیا جاتا ہے،جھوٹی شیخی بھگارنا،فخر وریاء کا اظہار کرنا،مبالغہ آمیزی کرنا ،جھوٹی تعریف کر کے اپنی شہرت و سمعہ کے لئے رستہ ہموار کرنا سب اسی سبب سے بولے گئے جھوٹ ہیں۔اس سبب کی بنیاد پر اخلاق کا ذبہ اور نفس مکذوب کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے،سیاست دانوں کے اکاذیب کا سببِ اساسی یہی شہرت ہوتی ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۵۔ دھوکہ دہی:

کسی کو دھوکہ دینا تب تک کامیاب حیلہ نہیں ہوسکتا جب تک اس کے لئے جھوٹ نہ بولا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف یہود مدینہ میں سے قبیلہ بنو نضیر نے سازش تیار کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر جھوٹ بولا کہ وہ مذہبی معاملات پر تبادلہ خیالات کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے محلّہ میں بلانا چاہتے ہیں جبکہ انہوں نے درون خانہ، شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کا منصوبہ بنایا ہوا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی ان کی سازش سے آگاہ فرمادیا ۴۹؎۔

عہد جدید میں اس کی واضح مثال مستشرقین کی کدوکاوش ہے کہ وہ بظاہر مسلمانوں کے علوم وتاریخ کی تعریف کرتے ہیں اور جب پڑھا لکھا طبقہ انہیں پسند کرنے لگتا ہے تو جھوٹ موٹ اعتراضات اور تکذیبی اسلوب اختیار کرلیتے ہیں۔ مثلاً گولڈ زیہر جو کہ کٹر یہودی ہے اور احادیث نبوی علی صاحبہا السلام پر تحقیق کی بناء پر مشہور ترین مستشرق ہے، نے حدیث کی خدمت کے نام پر حدیث کی حجیت، استناد اور محدثین کے مقام ومرتبہ کے بارے خوب شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی، محض پڑھے لکھے نوجوان مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس نے یہ کردار کذب ادا کیا۔ اس نے حدیث کے داخلی اور خارجی ارتقاء کے نام پر جو اکاذیب پر مشتمل اعتراضات یا حاصلات پیش کئے وہ محض دھوکہ دہی کے سبب سے تھا ورنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق یہ لوگ سچ کو اپنے بچوں کی طرح پہچانتے ہیں۔ ۵۰؎

۶۔ عزم وہمت کی کمزوری:

حدیث میں نفاق کی علامات میں سے ایک 'کذب' بتائی گئی شارحین حدیث نے ''اس نفاق'' پر بحثیں کی ہیں ۵۱؎، اور جمہور نے اسے حقیقی نفاق جو کفر ہوتا ہے، قرار نہیں دیا، بلکہ کبار علماء نے اسے عملی نفاق ہی قرار دیا ہے، یہ نفاق عقیدہ سے ایک مختلف چیز ہے ۵۲؎، امام ترمذی ۵۳؎ حسن بصری، حافظ ابن حجر، امام قرطبی، ابن تیمیہ وغیرہم ۵۴؎ رحمہم اللہ نے اسی مؤقف کو اختیار کیا ہے۔ اس دور میں بہت سے مسلمان ان علامات ثلاثہ ۵۵؎ یا اربعہ ۵۶؎ میں سے کسی نہ کسی میں مبتلاء ہیں، کسی کو خیانت کی عادت ہے کسی کو وعدہ ایفاء کرنے کا کوئی لحاظ نہیں، کسی کو بدزبانی اور لڑائی جھگڑے میں فحش گوئی، گالی گلوچ کی عادت ہے، اور اپنے معاملات واقوال کو کذب سے پاک رکھنے میں ناکام ہورہا ہے، جبکہ ان سب لوگوں کے دلوں میں دین پر عمل کرنے کی تڑپ موجود ہوتی ہے کبھی وہ ضرورتاً، جھوٹ بولتے ہیں اور کبھی مفادات کے حصول کی کوشش میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس قدر مگن ہو جاتے ہیں کہ جھوٹ نہ بولنے کی ، اپنے آپ سے کئے وعدہ کو یاد کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی ۔اس لیے اسے عزم و ہمت کی کمزوری ہی کہہ سکتے ہیں ۔اسی طرح ایک ایسا شخص جو اپنے دفتر میں دیانتداری سے کام کرتا ہے لیکن فرض کریں کہ بامر مجبوری اسے کام میں کوئی دشواری آئی اور کسی دن کام نہ ہوسکا ،اس کا حاکم چونکہ بہت سخت ہے لہٰذا اسے اپنی نیک نامی کے بقاء اور بے عزتی سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اسی لئے جھوٹ گھڑنا پڑا کہ وہ باہمت نہیں ورنہ وہ حالات کا مقابلہ کرتا ایسا وہ بوقت ضرورت بھی کرسکتا ہے ۔اور تکرار سے بھی کرسکتا ہے ۔

۷۔وقتی ضرورت:

ایک مرتبہ ایک عورت اپنے بچے کو بلانے کے لئے ہاتھ کی مٹھی بند کر کے اسے کسی چیز کا بہلا وہ دے رہی تھی ،محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کہ کیا وہ واقعی اسے کوئی چیز دے گی یا محض بہلا وہ ہے؟اس لئے کہ اگر ہاتھ خالی ہے تو یہ کذب ہوگا ۵۷،اسی طرح وقتی ضرورت کے تحت کسی کو ہنسنے ہنسانے اور خوش کرنے کے لئے بھی جھوٹ بولا جاتا ہے ۔وقتی ضرورت سے بسا اوقات جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے ۔یعنی بعض اوقات انسان بھوکا ہوتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ مجھے بھوک نہیں ہے شارع علیہ السلام نے اسے بھی جھوٹ قرار دیا ہے ۔۵۸

۸۔شرم وحیاء:

بعض اوقات کسی کی شرم اور جھجک کی بناء پر بھی جھوٹ بولا جاتا ہے ۔مثال کے طور پر کوئی شخص بار بار بیمار رہو جاتا ہے وراب اسے شرم آنے لگتی ہے کہ وہ اپنی بیماری ظاہر کرے ایسی صورت میں جب کوئی اس سے پوچھتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ وہ بیمار نہیں ہے ، یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ شارع علیہ السلام نے مذاق میں بولے گئے جھوٹ کو بھی جھوٹ قرار دیا ہے ۔اسی طرح اگر کسی نے نماز نہیں پڑھی اور والدین کے احترام وشرم میں اس نے دریافت کرنے پر کذب بیانی کردی اس طرح روزمرہ امور میں بے شمار جھوٹ بولے جاتے ہیں ۔دراصل اسلامی معاشرے کی بنیادیں سادگی ، بے تکلفی اور حقائق پر استوار کرنے کا حکم ہے ۔عہد رسالت میں کذب و دروغ گوئی سے بچنا اس لئے زیادہ آسان تھا بنسبت دور حاضر کے کہ وہ اپنی سادگی ، بے تکلفی اور حقیقی احوال سے نظریں چرا کر پروان نہیں چڑھا تھا ،اور ہر بندہ کسی دوسرے کی کمی بیشی کو بشری تقاضوں کے ماتحت کر کے دیکھنا لہٰذا اپنے اخلاق کو بہتر کرنے میں زیادہ آسانی ہوتی تھی ۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۹۔محض عادت:

بعض بے سبب ہی کذب بیانی کرتے رہتے ہیں نہ تو کچھ مقصود ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی وجہ ہوتی ہے اور سبب، انہیں محض کذب بیانی کی عادت ہوتی ہے اور عادت اتنی پختہ ہو چکی ہوتی ہے کہ اپنے جھوٹوں کا احساس تک نہیں ہوتا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاق کی تین ۵۹ اور بعض روایات میں چار ۶۰ علامات بتائی ہیں ان میں سے ایک ہے (اذا حدث کذب) ۶۱ کہ جب بولے تو جھوٹ بولے،شارحین حدیث نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ یہ ((اذا)) تکرار اور عادت کے لئے ہے کہ جب شخص عادی جھوٹا ہو اور بار بار کذب بیانی کرے تو اس میں علامت نفاق ہوگی ۶۲۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروغ گوئی کی عادت کو ایمان کے منافی قرار دیا ۶۳ اور اس شخص کو ہر حالت میں جھوٹ سے بچنے کی تاکید کی ہے جس کا مطالبہ تھا کہ وہ چند برائیوں کا عادی ہونے کی بناء پر انہیں نہیں چھوڑ سکتا ۶۴۔لایعنی باتیں،افواہ سازی اور گپ بازی کا سبب محض عادت ہی ہوتی ہے البتہ افواہ سازی کے کچھ دیگر اسباب بھی ہوتے ہیں جن کا تذکرہ پیچھے کر دیا گیا ہے۔

۱۰۔اصلاح بین الناس:

اصلاح بین الناس امور ممدوحہ میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے اصلاح کو ہر حال میں بہتر اور مفید قرار دیا ہے ﴿والصلح خیر﴾ ۶۵ اور ''صلح ہی بہتر ہے''۔کسی شخص کی انفرادی زندگی میں اسلام کو تین قسم کی اصلاح مقصود ہے۔

الف) اصلاح عقائد　　ب) اصلاح اعمال　　ج) اصلاح احوال

الف) فلاح کا بنیادی تصور، **اصلاح عقائد** پر رکھا گیا ہے،سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے شرک وکفر سے بچنے والوں کو 'صالحین' فرمایا ہے ۶۶۔جو کہ مشرکین کے مقابلے میں اللہ کی مدد پانے والے مؤحدین کے لئے بولا گیا ہے اور یہ عقائد کی اصلاح مسلمانوں میں مشہور اور مرکزی موضوع ہے۔

ب) **اصلاح اعمال** ۶۷، اصلاح عقائد کے بعد سب سے اہم دعوت ہے جس کا حکم دیا گیا ہے قرآن مجید میں بیسیوں آیات میں اصلاحِ اعمال کی رغبت ۶۸، اعمالِ صالحہ کی تعریف ۶۹ اور عاملین صالحین کی مدحت ۷۰ کی گئی ہے۔اور اس کے بہترین انجام کی خبر صدوق دی گئی ہے:

﴿فمن تاب من بعد ظلمه و اصلح فان الله یتوب علیه﴾ ۷۱

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ظلم وستم کے بعد توبہ کرنے اور اپنے اعمال کی اصلاح کرنے والوں کی اللہ توبہ قبول کرتا ہے۔اسی طرح اللہ کا تقوی اختیار کرنے اور قولِ سدید کو عادت بنا لینے والوں یعنی قول کذب سے اجتناب کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی درستگی اور بہتری نیز آخرت میں مغفرت کا انعام بخشے گا﴿**قول سدید**﴾۲ے سیدھی سیدھی بات یعنی جس میں کوئی آمیزش نہ ہو، جھوٹ نہ ہو، دھوکہ فریب، کجی اور انحراف نہ ہو، سچ اور حق ہی سدید کا مطلب ہے۔**سدید السهم** سے مراد ٹھیک نشانے پر لگانے کے لئے تیر کو سیدھا کرنا ۳ے۔اسی طرح قول کو سیدھا کرنا یعنی اسے ہر قسم کے جھوٹ سے بچانا مراد ہے۔

ج) تیسری اصلاح، **اصلاح احوال** ہے اور یہی اصلاح بین الناس ہے یعنی معاملات کو درست کرنا اس طور پر کہ وہ بگاڑ کا باعث نہ بنے نہ تو فرد کی ذات میں اور نہ ہی افراد کے درمیان میں، اصلاح احوال کی ہر کوشش پسندیدہ ہے سیّات کے مٹ جانے سے ہی احوال کی اصلاح حقیقۃً ہوسکتی ہے اللہ تعالیٰ تکفیرِ سیّات کے ذریعے مومنین اور اعمال صالحہ سرانجام دینے والوں کے احوال کو درست کر دیتے ہیں ۴ے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش سرانجام دینے والے مجاہدین کی بھی اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے اور ان کے احوال کی اصلاح فرماتا ہے ۵ے۔

مسلمانوں میں باہم تنازعات اور ناراضیوں میں اصلاح کی کدوکاوش کرنا حکم الٰہی ہے ۶ے۔اسی طرح میاں بیوی کے درمیان تنازعات میں ان کے خاندانوں کے بڑے افراد اور سرکردہ راہنماؤں کو اصلاح کی سعی و جہد کرنے کا بھی حکم ہے ۷ے۔اصلاحِ احوال کی مساعی میں بسا اوقات غیر حقیقی بات بھی کرنا پڑتی ہے ،مثلاً فریق اول کے پاس کہہ دینا کہ فریق ثانی اس کے لئے نیک جذبات رکھتا ہے اور تعلقات بنانا چاہتا ہے، اس طرح فریق ثانی کے پاس فریق اول کے بارے میں اظہار کرنا کہ اس نے فریق ثانی کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں کی حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہو تو یہ جھوٹ ہی ہے لیکن اس کا سبب اصلاح کی نیت اور جذبہ ہے۔

۱۱۔دفاعی اسباب اور حالت جنگ:

اس میں اپنے ایمان کو بچانا، اپنے عمل کی حفاظت کرنا، اپنی قومی کمزوریوں کو خفیہ رکھنا اور جان بچانا سب شامل ہیں، اسباب دفاع اور جنگی حالات میں بہت سے ایسے مواقع آتے ہیں کہ جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جو نہایت اہم فوجی رازوں سے آگاہ ہو اور کفار کی گرفت میں آگیا ہو اور وہ اس سے راز اگلوانا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

چاہیں تو اسے مجبوراً جھوٹ بولنا پڑے گا۔ایسے مواقع جو قوموں کی زندگی میں نہایت اہم ہوں ان میں ثابت قدم رہنے کے لئے بھی بسا اوقات جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔جیسے دو صحابی رضی اللہ عنہما مسیلمہ کذاب کے علاقے کی طرف نکل گئے تو ان دونوں کو اس لعین کے سپاہیوں نے گرفتار کر لیا۔ان میں سے ایک سے مسیلمہ کذاب لعنۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اس نے آپ علیہ السلام کی رسالت کا اقرار کیا تو کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ اس نے پھر اپنے بارے میں پوچھا تو صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا،''تم بھی''، بظاہر اسے مغالطہ دے دیا، یہ ظاہراً جھوٹ تھا، دوسرے سے اس نے یہی مکالمہ دوہرایا تو اس صحابی رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے دعوائے نبوت کے جواب میں کہہ دیا 'میں تو بہرا ہوں'، مجھے سنتا ہی نہیں ہے، حالانکہ حقیقت میں وہ سنتے تھے، مسیلمہ کذاب نے انہیں شہید کر دیا اور پہلے کو رہا کر دیا ۷۸۔اسی طرح عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی حدیث میں آتا ہے کہ ابوجہل کے ظلم وستم کی انتہا پر کلمہ کفر کہہ دیا حالانکہ انہوں نے تا زندگی کفر سے منہ موڑا اور اللہ نے انہیں عظیم رتبہ عطا کیا۔حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ کلمہ کفر ادا کرنا خلاف واقعہ تھا، اور ان کے یقین وایمان کے خلاف تھا۷۹۔

اقسام کذب

کذب کے معانی کثیرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کذب کا مطالعہ اس کی متعدد صورتوں کا پتہ دیتا ہے کیونکہ کذب کئی طرح کا عام ہے اور کئی پہلو رکھتا ہے انہیں کذب کی اقسام کے عنوان سے زیر مطالعہ لایا جاتا ہے، کذب کی یہ مختلف اقسام درج ذیل ہیں۔

ا۔لغویات:

فضول اور لغو اقوال وافعال جو کوئی حقیقت نہ رکھتے ہوں یہ بھی کذب ہے اس میں

(الف) لایعنی گفتگو ۸۰

(ب) جھوٹے لطیفے اور قصے تاکہ لوگوں کو ہنسایا جائے

(ج) فسق وفجور پر مشتمل بے مقصد لعو ولعب جس میں افسانے، غیر حقیقی ناول، جھوٹے جذبات کے اظہار کی ہر صورت جو اصناف ادب کی بناء پر مروّج ہے، سب شامل ہیں ۸۱۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''اس شخص کے لئے خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے''۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے لئے تین مرتبہ خرابی کا تذکرہ فرمایا ۸۲۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۔مصنوعی تکلفات:

تکلفات اگر خلاف حقیت ہوں تو جھوٹ ہوتے ہیں ۔ایسے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابیات رضی اللہ عنہن سے فرمایا (لاتجمعن جوعاًو کذباً) کہ بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کریں ۔اس کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ دودھ اپنی سہیلیوں کو بھی دو،اس پر خواتین رضی اللہ عنہن نے کہا ''ہمیں بھوک نہیں ہے''جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ۸۳۔کہ بھوک اور جھوٹ جمع نہیں کرو۔

اس قسم کے تکلفات میں (الف) بھوک چھپانا (ب) شیخی بھگارنا (ج) بچے کو غیر حقیقی بہلاوہ دینا، وغیرہ

شارع علیہ السلام نے ان تینوں کی ممانعت فرمائی، شیخی بھگارنے کی اجازت لینے والی عورت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''معدوم نعمت کا جھوٹ موٹ اظہار کرنا ایسے ہی ہے جیسے جھوٹ کے دو کپڑے پہنے ہوں''۸۴۔گویا یہ جھوٹ اپنی شدت میں دیگر سے بڑھ کر ہے اسی طرح بچے کو بند مٹھی کے ساتھ بہلاوہ دینے والی عورت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متنبہ کیا کہ ''اگر بہلاوہ تخیلاتی ہو تو وہ واقعی جھوٹ ہوگا''۸۵۔

۳۔الزام تراشی:

الزام تراشی کی ہر صورت کو اللہ نے جھوٹ بتایا اور اس فعل کی شدت کے ساتھ ممانعت کردی ہے۔اس کی مختلف صورتوں میں (الف) غیر حقیقی طعنہ زنی (ب) دشنام طرازی اور (ج) بہتان طرازی و افتراء پردازی شامل ہیں۔

طعنہ زنی حقیقی بھی ہو تو ممنوع ہے ۸۶۔لیکن خلاف حقیقت ہو تو جھوٹ ہے اور کذب ہے لہٰذا بدلالۃ الاولیٰ اس کی ممانعت شریعت میں ہے۔اسی طرح دشنام طرازی کو اسلام نے پسند نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاق کی علامات میں سے ایک گالی گلوچ عند الخصم بتائی ہے ۸۷۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کلمہ گو کو کافر کی گالی دینے سے منع فرمایا ہے ۸۸۔کیونکر اگر وہ کافر نہ ہو تو گالی دینے والا خود کافر ہو جائے گا۔فقہا کرام نے کسی دوسرے شخص کو گالی دینے والے کو ایسی صورت میں بہتان باز قرار دیا ہے جب وہ شخص اس گالی کا مصداق نہ ہو۔افتراء پردازی یا بہتان طرازی کو اللہ نے جھوٹ قرار دیا ہے ۸۹۔اور ان سب جھوٹوں سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔افتراء پردازی صرف یہی نہیں کہ معیوب قول وفعل کا کسی کو ذمہ دار

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ٹھہرانا جبکہ وہ اس کا ذمہ دار نہ ہو بلکہ ممدوح قول یا فعل جو کسی نے نہ کیا، نہ کہا ہو وہ بھی کسی کی طرف غلط منسوب کرنا بہتان و کذب ہے، وضع حدیث اور اس سے بھی بڑھ کر وضع آیات اس کی بڑی امثلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے کو ظالم کہا گیا ہے اور وضع آیات براہ راست اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والوں کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روایت حدیث میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔

۴۔ شہادت زور:

کسی شخص کے بارے میں یا خود اپنے بارے میں کسی چیز کو ثابت کرنے کے لئے کچھ کہنا شہادت ہے، یعنی گواہی دینا، گواہی سچی بھی اور جھوٹی بھی لوگ گواہی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے گواہی میں عدل اور سچ کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے خواہ وہ اپنے نفس کے خلاف ہو یا والدین کے خلاف یا کسی اور کے ۹۰۔ حتیٰ کہ شہادت میں کسی غریب، فقیر پر ترس کھانا بھی جائز نہیں ۹۱ شہادت زور کی صورتیں ہیں

(الف) عرف عام میں جھوٹی شہادت دینا، خواہ وہ عدالت میں ہو، پنچائیت میں ہو، یا عام ہو اور یہ اپنے معنیٰ میں مشہور ہے۔

(ب) جھوٹی تعریف کرنا خواہ اپنی ہو یا کسی اور کی ہو۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جنازہ گزرا لوگ اس کی تعریف کر رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر ((وجبت)) ارشاد کیا، پھر ایک اور جنازہ گزرا اس میت کی لوگ عیب زنی کر رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ((وجبت)) اور فرمایا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو جنازے گزرے تھے اور یہ احوال پیش آئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں پر ((وجبت)) فرمایا۔ یعنی میت کی جو تعریف کی گئی اس کو عوام کی شہادت کا درجہ دے کر اللہ نے اس پر جنت واجب کر دی اور دوسرے پر عوام کی شہادت پر اللہ نے جہنم واجب کر دی ۹۲۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعریف کرنا یا عیب زنی کرنا بھی شہادت ہے اگر یہ خلاف حقیقت ہو گی تو جھوٹ ہو گی اور اسے شہادت زور کہیں گے۔

(ج) غیر یقینی بات پر زور دینا بھی شہادت زور میں شامل ہے قرآن مجید میں حکم ہے:

﴿یآایھا الذین اٰمنوا ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا﴾ ۹۳

کہ ایمان والوں کے پاس جب کوئی خبر لے کر آئے تو وہ اس کی تحقیق کر لیا کریں، اسی آیت کریمہ کی رو سے غیر یقینی بات پر یقین کرنا بھی جائز نہیں، کجا اسے آگے منتقل کرنا......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر یقینی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

باتوں کو بلاتحقیق آگے منتقل کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۹۴۔قرآن مجید میں ایمان ویقین والوں کو سچا کہا گیا ہے ۹۵ اور سچے کی ضد جھوٹا ہے،اس میں جھوٹ بولنے والا گویا شہادت دیتا ہے کہ یہ الفاظ یا بات فلاں بندے نے کی ہے حالانکہ اس بندے نے یہ بات نہیں کی ہوتی،عرف عام میں اسی کو جھوٹ کہا جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اکبرالکبائر میں شامل فرمایا ہے۹۶

۵۔افواہ سازی:

افواسازی کی کئی نوعیتیں ہیں،مثلاً الف) جھوٹا پروپیگنڈہ کرنا جیسے امریکی خفیہ ایجنسی CIA اورامریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے عراق میں کیمیائی ہتھیاروں کی افواہ کو خوب پھیلایا اور اسی پروپیگنڈے کے سہارے عراق کا تیاپانچہ کردیا،اسی طرح پاکستانی عظیم ''ایٹمی سائنسدان ڈاکٹرعبدالقدیرخان'' کو نشان عبرت بنانے کے لئے ایٹمی پھیلاؤ کا جھوٹا پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔

(ب) سنی سنائی بات کو بلاتحقیق پھیلانا بھی افواہ سازی ہی ہے،شارع علیہ السلام نے فرمایا'' سنی سنائی بات کوآگے پھیلانا جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے'' ۹۷۔اللہ تعالیٰ نے سنی سنائی باتیں نشر کرنے والوں کو کاذب کہا ہے۔۹۸

(ج) سچ جھوٹ کی آمیزش بھی افواہ سازی کی ایک صورت ہے اس کی تازہ مثال لال مسجد یا دہشت گردی پر سچ جھوٹ کی آمیزش ہے۔دور حاضر میں میڈیا کا سارا کاروبار اور فروغ اسی پر ہے اور اسی افواہ سازی اور اس کی نشرواشاعت کی بنیاد پر ہی سنسنی خیزی پیدا کی جاتی ہے اور اضطرابی کیفیات کسی بھی قوم میں پیدا کرکے اپنے مقاصد حاصل کئے جاتے ہیں،میڈیا کا اس میں مفاد یہ ہے کہ اس کے خریدار اور ناظرین بڑھیں تاکہ ان کے کاروبار کو فروغ حاصل ہو۔

واقعۂ افک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے افواہوں ہی کو پھیلایا گیا تھا اسلامی معاشرے کو بری طرح مضطرب کرنے کی منافقانہ سازش ساری بنیاد جھوٹی افواہ پر تھی،چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نہایت سخت الفاظ میں اس کا رد کیا اور مسلمانوں کو آیندہ کے لئے افواہوں پر یقین کرنے،انہیں پھیلانے کی ممانعت تاکید کے ساتھ فرمادی۹۹

کاہنوں کے بارے فرمایا،کہ شیطان ان کے کانوں میں ایک بات ڈال دیتا ہے اور وہ سو باتیں ساتھ ملا لیتے ہیں۔ان کے پاس جاکر غیب کی خبریں سننے یا ہاتھ دکھانے پر چالیس روز نماز قبول نہیں ہوتی،یہ لوگ مبالغہ آمیز جھوٹے لوگ ہیں جو ایمان وعمل تباہ کرتے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۶۔نفاق:

الف) ظاہر وباطن کا فرق ب) عقیدہ وعمل میں عدم مطابقت اور ج) وعدہ خلافی کرنا

تینوں نفاق کی صورتیں ہیں نفاق جھوٹ ہی کی اعلیٰ شکل ہے کیونکہ جھوٹ کے بغیر نفاق پیدا نہیں ہوسکتا، جھوٹا ہی منافق ہوسکتا ہے۱۰۰۔ظاہر وباطن کا فرق اور عقیدہ وعمل میں عدم مطابقت میں تو ظاہر جھوٹ ہی ہے قرآن مجید میں وعدہ ایفاء کرنا صادقین کا شیوا بتایا گیا ہے۱۰۱۔انبیاء کرام علیہ السلام سے ان کی قوم نے مطالبہ کرتے ہوئے یہی کہا تھا کہ اگر وہ اپنے وعدوں میں سچے ہیں تو ان کافروں پر عذاب کیوں نہیں آتا؟۱۰۲۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ وعدہ ایفا کرنا صداقت اور وعدہ ایفاء نہ کرنا کذب کی علامت ہے ویسے بھی وعدہ ایفاء نہ کرنے کو جھوٹا ہی کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿**ثم صدقنٰھم الوعد**﴾۱۰۳۔''پھر ہم نے ان سے سب وعدے سچے کئے''اور فرمایا﴿**وقالوا الحمدلله الذی صدقنا وعده**﴾۱۰۴۔اور انہوں نے کہا:''الحمدللہ کہ اللہ نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا۔ان دونوں آیات میں وعدہ ایفائی کو وعدہ سچا کرنا کہا گیا ہے اس کے مقابلے میں وعدہ کو جھوٹا کرنا ہی ہوگا۔لہٰذا وعدہ خلافی بھی کذب کی ایک قسم ہے جسے نفاق کی علامات اربعہ یا ثلاثہ میں سے ایک شمار کیا گیا ہے عقیدہ وعمل کا وہ نفاق جو نفاقِ شرعی کہلاتا ہے یعنی حقیقی نفاق جو کفر ہے اس نفاق کو اللہ تعالیٰ نے ایسا جھوٹ گِنا ہے جو عذاب الیم کا باعث ۱۰۵ہے ان منافقین کے بارے میں تین آیات میں ان کے نفاق کی اطلاع دی ہے اور چوتھی آیت کریمہ میں ان کا یہ عمل جھوٹ میں شمار کیا گیا ہے ﴿**فی قلوبھم مرض فزادھم الله مرضاً،ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون**﴾۱۰۶۔''ان کے دلوں میں بیماری تھی اللہ نے انہیں بیماری میں مزید بڑھا دیا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کے لئے دردناک عذاب ہے''۔اللہ تعالیٰ نے منافقین کے کاذب ہونے کی گواہی دی ہے، ظاہر و باطن کے مختلف ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا﴿**یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم والله اعلم بما یکتمون**﴾۱۰۷۔کہ یہ منافقین اپنے منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان دلوں میں نہیں جب کہ اللہ ان کی ان باتوں کو خوب جانتا ہے۔جسے وہ چھپاتے ہیں، اور جھوٹ خلاف حقیقت بات کرنا، اصل بات کو چھپانے اور غیر حقیقی بنا کر پیش کر دینے کو ہی کہتے ہیں، اسی تعریض کو اللہ تعالیٰ نے یہاں منافقت قرار دیا ہے اور ظاہر و باطن کا فرق بھی، اس سے اگلی آیتِ کریمہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا﴿**ان کنتم صٰدقین**﴾۱۰۸۔''اگر تم سچے ہو''، ان دونوں آیات کا ایک ہی وقت میں مطالعہ کریں تو صاف نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر و باطن میں فرق کرنے والوں کو سچا نہیں گِنا۔اور جو سچا نہ ہو وہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جھوٹے اور کاذب کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو متعدد مقامات پر جھوٹے قرار دیا ہے۱۰۹۔

۷۔خلاف واقعہ بات کرنا:

واقعہ کی جو صورت موجود ہے اس کو اس کے برعکس کر کے یا کسی ایسے انداز میں پیش کرنا کہ وہ صورت باقی نہ رہے، یہ بھی جھوٹ کی اقسام میں سے ہے اس کی متعدد صورتیں ہیں مثلاً

(الف) جھوٹے خواب بنانا یا خواب میں جھوٹ ملانا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے لئے سخت وعید فرمائی ہے اور اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ ایسے شخص کو جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا لیکن وہ لگا نہیں سکے گا۔۱۱۰

(ب) غرور وتکبر بھی جھوٹ ہے کیونکہ کوئی انسان اتنا بڑا نہیں جتنا وہ سمجھتا ہے، فرعون نے غرور وتکبر کیا، اس کے متکبر ہونے کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۱۱۱۔ اس نے تکبر ہی کی وجہ سے اپنے آپ کو ربوبیت کے مقام پر دیکھنے کی کوشش کی، اللہ نے اسے اور اس جیسے لوگوں کو کاذبین میں شمار کیا ہے اور ان کے کاذب ہونے کا ذکر قرآن مجید میں فرمایا ہے۱۱۲۔ ابوجہل کے غرور کو اللہ تعالیٰ نے ''ناصية كاذبة ''۱۱۳ سے تعبیر کیا ہے۔

(ج) غلو عدل کے خلاف ہے اور کذب بھی عدل کے خلاف ہے غلو حق وباطل کی آمیزش ہے اور کذب حق کی ضد یا پھر حق میں باطل کی آمیزش، لہٰذا مبالغہ آمیزی بھی اقسامِ کذب میں سے ہے۔ مبالغہ کی اللہ نے واضح طور پر ممانعت کی ہے کیونکہ غلو حق کو مسخ کرنے کا ایک عمل ہے ۱۱۴۔ مبالغہ میں حقیقت چھپ کر رہ جاتی ہے، ان معنوں میں مبالغہ اور غلو میں کوئی فرق نہیں۔

۸۔عمل زور:

قول زور اور عمل زور کی قباحت پر شارع علیہ السلام نے فرمایا:

((من لم یدع قول الزور والعمل به ،فلیس لله حاجة فی فی ان یدع طعامه وشرابه))۱۱۵

''جو شخص قول زور اور اس پر عمل کو نہ چھوڑے تو اس کے طعام وشراب چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں''

زور، کذب کو کہتے ہیں۱۱۶۔ شیخ الہند محمود الحسن ۱۱۷، سید مودودی ۱۱۸ اور مفتی محمد شفیع ۱۱۹ سمیت سب مترجمین

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قرآن نے زور کا ترجمہ جھوٹ کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اجتناب اوثان اور اجتناب زور کا ایک ہی پیرائیہ میں حکم دیا ہے فرمایا:

﴿فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قو ل الزور﴾ ۱۲۰؎

اس کی تفسیر میں مفسرین نے شرک کی تمام اقسام، بلا شرعی دلیل حلت وحرمت کے فتاوی دینا، جھوٹی قسم کھانا، جھوٹی شہادت دینا، سب جھوٹ میں شامل کئے ہیں ۔مثال کے طور پر یہاں دو اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:

''جھوٹی بات زبان سے نکالنا، جھوٹی شہادت دینا، اللہ کے پیدا کئے ہوئے جانور کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا، کسی چیز کو بلا دلیل شرعی حلال وحرام کہنا، سب 'قول الزور' میں شامل ہیں'' ۱۲۱؎۔

''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ۱۲۲؎ اور اس کی ذات وصفات، اختیارات اور حقوق میں اللہ کے بندوں کو حصہ دار بنانا وہ سب سے بڑا جھوٹ ہے جس سے یہاں منع کیا گیا پھر وہ جھوٹ بھی اس کی براہ راست زد میں آتا ہے جس کی بناء پر مشرکین عرب، بحیرہ، سائبہ اور حام وغیرہ کو حرام قرار دیتے تھے'' ۱۲۳؎۔

''قول زور سے مراد جھوٹ ہے حق کے خلاف جو کچھ ہے وہ باطل اور جھوٹ میں داخل ہے خواہ وہ عقائد فاسدہ، شرک وکفر ہوں یا معاملات میں اور شہادت میں جھوٹ بولنا ہو'' ۱۲۴؎۔

لہٰذا عمل زور میں الف) شرک وبدعات

ب) فسق وفجور کی مجالس اور ج) دھوکہ دہی کی سب صورتیں مثلاً روپ بدلنا (بہروپ بھرنا) وغیرہ شامل ہیں۔

الف) شرک وبدعت کے عمل زور ہونے کا تذکرہ سطور بالا میں ہو چکا ہے۔

ب) فسق وفجور بذات خود کذب اور زور ہیں کیونکہ فسق وفجور حق کے خلاف ہیں، ہر خلاف حق کذب وزور ہیں اللہ تعالیٰ نے ''زور'' کی مجلسوں میں حاضر ہونے سے منع فرمایا ہے، ﴿والذین لا یشھدون الزور واذامرو باللغومروا کراماً﴾ ۱۲۵؎ مفسرین اور فقہا نے اس کا معنیٰ ''زور کی مجلسوں میں حاضری'' سے کیا ہے اور انہوں نے تشریح کی ہے کہ یہاں 'زور' سے فسق وفجور کی مجلسیں مراد ہیں (اس کی مکمل تفصیل ساز اور غنا کی شرعی حیثیت میں دی گئی ہے)

ج) دھوکہ دہی کے مختلف طریقے 'زور اور کذب' کی بنیاد پر ہی رائج ہیں کاروباری دھوکے فسق وفجور کی مجالس میں دیئے جانے والے دھوکے سب زور ہیں ۔ جزء ب میں اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تقریباً تمام کتبِ احادیث میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حدیث تخریج کی گئی ہے۔

((قدم معاوية المدينة اخر قدمة قدمها ،فخطبنافاخرج كبة من شعر ،قال: ماكنت اری احداً يفعل هذا غير اليهود ،ان النبیﷺ سماه الزور ،يعنى الواصلة فى الشعر)) ۱۲۶؎

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قدوم مدینہ پر بالوں کا ایک گچھا لوگوں کو جمعہ کے دوران دکھایا اور انہیں ملامت کی کہ ان کے علماء انہیں اس سے منع کیوں نہیں کرتے ،انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کے ساتھ بال ملانا، پھر جوڑے لگانا 'زور' قرار دیا ہے،یعنی جھوٹ، کیونکہ اگر کسی کے بال کم ہیں تو دیکھنے والوں کو زیادہ نظر آئیں گے اور یہ خلاف حقیقت ہے اسی لیے اسے جھوٹ قرار دیا۔اس حدیث کی رو سے وہ تمام طور طریقے جو شکلوں کو بدل کر رکھ دیتے ہیں ناجائز ہوں گے، بناؤ سنگھار (Make up) کے وہ مبالغہ آمیز انداز جن کے اختیار کرنے سے حقیقی صورت چھپ جاتی ہے وہ غرر ہے اور غرر ہر چیز میں حرام ہے۱۲۷؎۔اس سے یہ اہم سوال ابھرتا ہے کہ ایسی خواتین جو رشتہ اور شادی کے وقت عروسی زیب وزینت میں مبالغہ کی بناء پر اپنی اصلی شکل یا چہرے کے نقوش اور رنگ کی کمزوری کو چھپالیں ،بعد میں چہرہ دھونے پر وہ کمزوری اور بدصورتی واضح ہوجائے تو ایسی کسی کمزوری اور بدصورتی کی وجہ سے مرد اسے طلاق دے دے تو کیا اسے مہر دینا پڑے گا؟اس پر یقیناً نئے سرے سے اجتہاد کرنے کی ضرورت ہے۔تاکہ عہد حاضر میں پیدا ہونے والے اس مسئلہ کا حل تلاش کیا جاسکے۔بہروپ بھرنا بھی ایک دھوکہ اور جھوٹ ہے یہ ظاہر اور باطن کا فرق ہے اور ظاہر اور باطن کا فرق جھوٹ ہے جیسا کہ 'نفاق' میں یہ بحث گزر چکی ہے۔

۹۔تکذیبِ حق:

تکذیبِ حق سرتاسر جھوٹ ہے اور سب سے بڑا کذب یہی ہے:

﴿وقال الذين كفروا ان هذا الا افك افتراه واعانه عليه قوم آخرون،فقد جاء وا ظلماو زورا﴾۱۲۸؎

''اور کافروں نے کہا یہ تو بس خود اسی کا گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے دراصل یہ کافر بڑے ہی ظلم اور سرتاسر جھوٹ کے مرتکب ہیں''۔

اس آیت کریمہ میں کفار کو کاذب اس لئے گردانا گیا ہے کہ وہ حق کی تکذیب کرتے ہیں اور سچ کو جھوٹ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کہتے ہیں نیز اس کو ماننے سے انکاری ہیں۔تکذیب حق میں　الف) تکذیب الہ ۱۲۹ ب) تکذیب آیات ۱۳۰ ج) تکذیب انبیاء ۱۳۰

د) تکذیبِ آخرت ۱۳۱ س) تکذیبِ ختم نبوت ۱۳۲ ش) تکذیبِ نِعم ۱۳۳ ص) تکذیب کلام الٰہی ۱۳۴ وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

تکذیب حق کی تقسیم ایک اور انداز سے بھی کی جاسکتی ہے۔

الف) کسی کی حیثیت وجودی یا مرتبتی کا انکار کرنا۔

ب) کسی کو اس کی بات میں جھوٹا بنانا۔

ج) کسی کے احسان ونعمت کا انکار کرنا۔

د) کسی کے احسان ونعمت کو کسی اور کی طرف منسوب کرنا۔

س) کسی حقیقت کا انکار جیسے قیامت، بعث بعد الموت وغیرہ کا۔

الف) **حقیقت وجودی کا انکار:** جیسے اللہ کے وجود کا انکار ان کفار نے کیا، جن کا کوئی دین نہ تھا ،یعنی ملحدین، جیسے فرعون اور اس سے پہلے نمرود وغیرہ تھے انہوں نے انبیاء کے ساتھ وجودِ باری تعالیٰ کے موضوع پر مکالمے کئے اور اللہ کے وجود پر یقین کرنے والے مومنوں کو ایذائیں دیں سورۃ البقرہ آیت نمبر 258 میں نمرود اور ابراہیم علیہ السلام کا مکالمہ درج ہے۔اسی طرح فرعون نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور خود کو رب کے مقام پر سمجھنے لگا ۱۳۵۔ اللہ تعالیٰ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے ۱۳۶۔اسی طرح جنت اور جہنم ۱۳۷ کے وجود کا انکار کیا گیا، اللہ نے اسے بھی تکذیب قرار دیا۔

حیثیت مرتبتی کا انکار: جیسے اللہ کی ذات میں شراکت اور اس کی صفات کا انکار جو کہ مشرکین نے کیا ہے اللہ کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ احد اور صمد ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ ہی اسے پیدا کیا گیا ہے پھر یہ کہ اس کا کوئی کفو نہیں ۱۳۸۔لیکن اللہ کے اس مرتبہ کا مشرکین نے انکار کیا، اور انہوں نے اللہ کو صاحب اولاد بتایا ،اور اللہ نے ان کے انکار صفات کی اس جہت پر ان لوگوں کو جھوٹا قرار دیا:

﴿الا انهم من افكهم ليقولون ولدالله وانهم لكذبون﴾ ۱۳۹

”آگاہ رہو کہ یہ لوگ صرف اپنی افتراء پردازی سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے یقیناً لوگ جھوٹے ہیں“۔

اللہ تعالیٰ کی حیثیت مرتبتی یہ ہے کہ وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے، شریک ہے اور برتر ہے اس کا کوئی کفو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نہیں جبکہ صاحب اولاد اس مرتبہ سے محروم ہوتا ہے وہ اپنی ملکیت میں بالآخر اپنے ساجھی پیدا کر لیتا ہے۔اور اولاد کو اپنے سے بڑے رتبے پر دیکھنا پسند کرتا ہے اور ایسا ہوجاتا ہے کفار اللہ کی ذات میں بھی شریک ٹھہراتے ہیں جیسے بعض نے دو خداؤں کا تصور دیا [۱۴۰]۔ یا جیسے نصاریٰ نے تثلیث کا عقیدہ بنالیا [۱۴۱]، اور صفات میں بھی اللہ کے ساجھی بنالئے [۱۴۲]، اللہ تعالیٰ نے ان کے اس شرک کو جھوٹ قرار دیا ہے [۱۴۳]۔سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۹ میں مشرکین کو جھنجھوڑا۔

﴿ائنکم لشھدون ان مع اللہ الھۃ اخریٰ﴾ [۱۴۴]

''کیا تم یہ سچ مچ گواہی دو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ اور بھی معبود ہیں'' اس کے بعد آیت نمبر 21 میں ان کے اس عقیدے کو جھوٹ اور کذب قرار دے کر انہیں بڑا ظالم بتایا:

﴿ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا﴾ [۱۴۵]

''اور اس زیادہ بے انصاف (ظالم) کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور بہتان باندھے'' پھر آیت نمبر 23 میں ان کے سارے نظریات باطلہ اور آخرت میں کفار کے اپنے اس عقیدے اور فعل سے انکار کو کذب وافتراء کہہ کر فرمایا:

﴿انظر کیف کذبوا علی انفسھم وضل عنھم ما کانوا یفترون﴾ [۱۴۶]

''ذرا دیکھو تو انہوں نے کس طرح جھوٹ بولا اپنی جانوں پر اور جن چیزوں کو وہ جھوٹ موٹ تراشا کرتے تھے وہ سب غائب ہوگئے'' ان آیات میں اللہ نے ان کے کفر وشرک جو کہ اللہ کی ذات میں شراکت اور اس کی صفائی مرتبت سے انکار کو کذب قرار دیا ہے اور ایسے لوگوں کو واضح طور پر کاذب قرار دیا ہے [۱۴۷]۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احیاء وابعاث کے قادر پر ہونے کا انکار کرنے والوں کو بھی کاذبین میں شمار کیا ہے [۱۴۸]۔

ب) کسی کو اس کی بات میں جھوٹا بنانا: دراصل یہ نکات ب اور ج دونوں کو حاوی ہے کیونکہ کسی کی بات کو غلط کہنا، یا کسی کے احسان، نعمت اور مدد کا انکار کرنا ہر دو صورتوں میں کسی کو اس کی بات یا عمل میں جھوٹا بنانا ہوتا ہے۔

د) کسی کے احسان ونعمت کو کسی اور کی طرف منسوب کرنا: سب سے زیادہ برہم کرنے اور غصہ دلانے والا جھوٹ ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے 'شرک' کی اصطلاح دی ہے۔اور عقیدہ توحید میں شرک کی نفی سب سے اہم بات ہے، حتیٰ کہ کلمۂ توحید کا آغاز 'نفی شرک' سے ہوتا ہے اور جھوٹ کا یہ وصف ختم ہونے پر سچ کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اقرار کا مطالبہ ہوتا ہے۔لا الہ ’’نفی شرک‘‘ کا کلمہ ہے اور الا اللہ سچ اور حقیقت کا اظہار، لہٰذا مفسرین نے کذب کا معنیٰ شرک بھی بتایا ہے۔۱۴۹

س) **کسی حقیقت کا انکار کرنا** بھی کذب ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے کذب قرار دیا ہے لہٰذا جنت، جہنم، قیامت، بعث بعد الموت اور اپنے شخصی نقائص کا اقرار کرنا یا تسلیم کرنا سچ ہے اور ان کا انکار کذب۔۱۵۰

حوالہ جات وحواشی

۱ لسان العرب، ج:۱،ص:۷۰۴   ۲ ایضاً   ۳ ایضاً،ص:۷۰۵

۴ ایضاً،ص:۷۰۹   ۵ ایضاً   ۶ لسان العرب،ص:۷۰۹

۷ تفسیر بیضاوی، ج:۱،ص:۴۵،قرطبی، ج:۶،ص:۱۷۱   ۸ القرآن، النحل، (۱۶)، ۶۹

۹ ایضاً   ۱۰ لسان العرب، ج:۱،ص:۷۰۶   ۱۱ لسان العرب، ج:۱،ص:۷۰۶

۱۲ لسان العرب، ج:۱،ص:۷۰۴   ۱۳ ایضاً   ۱۴ القرآن الواقعۃ (۵۶):۲

۱۵ لسان العرب، ج:۱،ص:۷۰۶   ۱۶ لسان العرب، ج:۱،ص:۷۰۷

۱۷ تفسیر قرطبی، ج:۹،ص:۱۶۳

۱۸ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام (۲۵)، ح:۳۶۰۹،ص:۶۰۵

۱۹ تفسیر قرطبی، ج:۱۰،ص:۱۵۲   ۲۰ النسا (۴):۳۵   ۲۱ لسان العرب، ج:۱،ص:۷۰۵

۲۲ لسان العرب، ج:۱،ص:۷۰۸   ۲۳ القرآن، آل عمران: (۳):۱۶

۲۴ ایضاً، الحدید (۵۷):۱۹   ۲۵ ایضاً، الحج: (۲۲):۵۷

۲۶ القرآن، الطّور: (۵۲):۵۱-۵۲   ۲۷ ایضاً، الانعام (۶):۱۵۰

۲۸ القرآن، الطّور: (۵۲):۱۱؛ الجمعۃ (۵۲):۵   ۲۹ ایضاً

۳۰ مسلم، کتاب التوبۃ، باب حدیث توبہ کعب بن مالک وصاحبیہ ح:۷۰۱۶،ص ۱۲۰۱

۳۱ مسند احمد، ح:۲۶۹۹۰، ج:۶،ص:۳۷۹

۳۲ ابوداؤد، کتاب الادب، باب التشدید فی اکذب، ج:۴۹۸۹،ص:۷۰۲

۳۳ ابوداؤد: کتاب الادب، باب التشدید فی الکذب، ح:۴۹۸۹،ص:۷۰۲

۳۵ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ (۶۹) ح:۶۰۹۵،ص ۱۰۶۳

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳۶ جصاص: ابوبکر: احمد بن علی، احکام القرآن (تفسیر جصاص)، [بیروت: دار الکتب العلمیہ، طبعہ وسن ندارد] ج:۳، ص:۲۰۵

۳۷ القرآن: التوبۃ، (۹):۱۱۹　　۳۹ تفسیر قرطبی، ج:۴، ص:۶۰۰

۴۰ صحیح بخاری، کتاب الادب، ترجمۃ الباب (۶۹)، ص:۱۰۶۳

۴۱ ایضاً، باب قول اللہ یایھا الذین امنو......ح:۶۰۹۶　　۴۲ ایضاً

۴۳ القرآن، العلق: (۹۶):۱۶　　۴۴ ایضاً، المائدہ، (۳):۸　　۴۵ ایضاً، الحج، (۲۲):۳۰

۴۶ ایضاً، النساء، (۴):۱۳۵

۴۷ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب المفاتیح فی الید (۲۲)، ح:۷۰۱۳، ص:۵۸۵

۴۸ ابوداؤد، کتاب الادب، باب فمن یتشبع بمالم یعط، ح:۴۹۹۷، ص:۷۰۳

۴۹ السیرۃ النبویہ، ج:۳، ص:۲۵۷

۵۰ القرآن، البقرہ (۲):۱۴۶　　۵۱ تفسیر قرطبی، ج:۴، ص:۶۰۰

۵۲ فتح الباری، ج:۱　　۵۳ ایضاً

۵۴ تفسیر قرطبی، ج:۴، ص:۶۰۰　　۵۵ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب علامات النفاق، ح:۳۳

۵۶ ایضاً، ح:۳۴　　۵۷ ابوداؤد، کتاب الادب، باب التشدید فی الکذب، ح:۴۹۹۱، ص:۷۰۲

۵۸ مسند احمد، حدیث اسماء بنت یزید، ح:۲۷۶۶۰، ج:۶، ص:۴۸۰

۵۹ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب علامات النفاق، ح:۳۳

۶۰ ایضاً، ح:۳۴　　۶۱ ایضاً، ح:۳۳　　۶۲ ایضاً، ح:۳۴

۶۳ ایضاً　　۶۴ فتح الباری، ج:۱　　۶۵ القرآن، النسآء (۴)، ۱۲۸

۶۶ القرآن، الاعراف (۷)　　۶۷ ایضاً، العصر (۱۰۳):۳　　۶۸ ایضاً، النحل (۱۶):۹۶

۶۹ ایضاً، حم السجدۃ، (۴۱):۳۳　　۷۰ ایضاً، البینہ، (۹۸):۷　　۷۱ ایضاً، المائدہ (۶):۳۹

۷۲ ایضاً، الاحزاب (۳۳):۷۰　　۷۳ تفسیر قرطبی، ج:۷، ص:۵۴۱

۷۴ القرآن: الاحزاب (۳۳)، ۷۱-۷۰　　۷۵ ایضاً، العنکبوت (۲۹)، ۶۹

۷۶ ایضاً، الحجرات، (۴۹)، ۹　　۷۷ ایضاً، النساء:۴، (۱۲۸)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۷۸ الطبقات، ج:۸،ص:۸۰۵ ۷۹ تفسیر جصاص، ج:۳،ص:۲۴۹

۸۰ ایضاً:ص:۳۳۰ ۸۱ الدرالمنثور، ج:۶،ص:۴۳۳

۸۲ ابوداؤد، کتاب الادب، باب التشدید فی الکذب، ح:۴۹۹۰

۸۳ مسند احمد، حدیث اسماء بنت یزید، ح:۲۷۶۶۰، ج:۶

۸۴ ابوداؤد، کتاب الادب، باب فیمن یتشبع بمالم یعط، ح:۴۹۹۷

۸۵ ایضاً، باب التشدید فی الکذب ح:۴۹۹۱ ۸۶ القرآن، الحجرات، (۱۱)، ۴۹

۸۷ بخاری، کتاب الایمان، باب علامات النفاق، ح:۳۴

۸۸ ایضاً، کتاب الادب، باب من اکراخاہ بغیر تاویل فھو کما قال (۷۳) ح:۶۱۰۳

۸۹ القرآن، الصافات (۳۷)، ۱۵۱-۱۵۲ ۹۰ القرآن، النساء، (۴):۱۳۵

۹۱ ایضاً ۹۲ ۹۳ القرآن، الحجرات (۴۹):۶

۹۴ ایضاً ۹۵ ایضاً ۹۶ ایضاً

۹۷ ابوداؤد، کتاب الادب، باب التشدید فی الکذب، ح:۴۹۵۱

۹۸ القرآن، النور (۲۴):۱۳ ۹۹ ایضاً آیت نمبر:۱۷

۱۰۰ تفسیر قرطبی، ج:۴،ص:۶۰۰ ۱۰۱ القرآن، الاحزاب، (۳۳):۲۴

۱۰۲ ایضاً، العنکبوت، (۲۹):۲۹

۱۰۳ ایضاً، الانبیاء، (۲۱):۹ ۱۰۴ ایضاً، الزمر (۳۹):۷۴

۱۰۵ ایضاً، ج:۱،ص:۱۹۴

۱۰۶ القرآن، البقرۃ (۲):۱۰ ۱۰۷ ایضاً، آل عمران، (۳):۱۶۷

۱۰۸ ایضاً، آیت نمبر:۱۶۸

۱۰۹ ایضاً، البقرۃ، (۲):۱۰ ؛ المنافقون:(۶۳):۱

۱۱۰ ترمذی، کتاب الرؤیا، باب ماجاء فی الذی یکذب فی حلمہ، ح:۲۲۸۱

۱۱۱ القرآن، یونس، (۱۰):۸۴ ۱۱۲ ایضاً، النازعات، (۷۹):۲۱

۱۱۳ ایضاً، العلق، (۹۶):۱۶ ۱۱۴ ایضاً، المائدہ، (۵):۷۷

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۱۵ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ واجتنبوا قول الزور (۵۱)، ح:۶۰۵۷

۱۱۶ المعجم الوسیط، ص،۴۸۱

۱۱۷ یوسف: صلاح الدین، احسن البیان، [المدینہ المنورہ: شاہ فہد کمپلیکس ۱۴۲۶ھ] ص، ۹۲۱

۱۱۸ مودودی: ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، [لاہور: ترجمان القرآن طبع ہفتم ۱۹۸۹] ج:۳، ص:۲۲۲

۱۱۹ مفتی شفیع: محمد، معارف القرآن، [دھلی: فرید بک ڈپو ۱۴۱۸ھ] ج:۶، ص:۲۶۳

۱۲۰ القرآن، الحج: (۲۲):۴۰

۱۲۱ احسن البیان، ص:۹۲۱   ۱۲۲ فتح القدیر، ج:۲، ص:۷

۱۲۳ تفہیم القرآن، ص:۲۲۲، ہ:۳۰   ۱۲۴ معارف القرآن، ج:۶، ص:۲۶۳

۱۲۵ الفرقان ۲۵، (۷۲)   ۱۲۶ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب وصل الشعر، ح:۵۹۳۸

۱۲۷ ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی بیع الغرر، ح:۳۳۷۶   ۱۲۸ القرآن: الفرقان، ۲۵، (۷۲)

۱۲۹ القرآن، البقرہ (۲):۲۵۸   ۱۳۰ ایضاً، الاعراف (۷)، ۵۱

۱۳۱ تفسیر قرطبی، ج:۱۰، ص:۱۵۰   ۱۳۲ تفسیر طبری، ج:۲۳، ص:۵۵

۱۳۳ تفسیر قرطبی، ج:۱۰، ص:۱۵۰   ۱۳۴ القرآن: الرحمٰن، (۵۵):۱۳

۱۳۵ ایضاً، النحل، (۸۶):۱۶   ۱۳۶ ایضاً، النازعات (۲۴):۷۹

۱۳۷ ایضاً آیت نمبر ۲۱   ۱۳۸ ایضاً

۱۳۹ ایضاً، الاخلاص: (۱۱۲)، ۱-۴   ۱۴۰ ایضاً، الصافات (۳۷)، ۱۵۱، ۱۵۲

۱۴۱ ایضاً، الانبیاء، (۲۱) ۲۱، ۲۴   ۱۴۲ ایضاً، المائدۃ (۵):۷۳

۱۴۳ ایضاً، الانعام (۱۹)، ۶

۱۴۴ القرآن، الانعام: (۱۹):۶   ۱۴۵ ایضاً، آیت نمبر ۲۰   ۱۴۶ ایضاً، آیت نمبر ۲۳

۱۴۷ القرآن، الصافات (۳۷):۱۵۱-۱۵۲   ۱۴۸   ۱۴۹ فتح القدیر، ج:۱، ص:۷

۱۵۰ القرآن، المطففین، ۸۳، (۱۱)، الواقعہ (۵۶)، ۴۷-۵۱

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.